اصلاح پسند حضرات کیلئے حقائق و معلومات

کی روشنی میں شیعہ و سُنّی کتب سے

مقامِ معاویہ رضی اللہ عنہ

از قلم

سراج احمد سعیدی القادری

منتظم اشاعت

(مولانا) پیر سید اشفاق احمد بخاری

دربار پیر سید محمد اکبر شاہ بوسن روڈ ملتان

مقامِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی ہیں اور کاتب وحی بھی۔ آپ کے نسبتی و سسرالی رشتہ دار بھی ہیں اور مسلمانوں کے سپہ سالار بھی۔ اسلام میں صحابیت کا بڑا درجہ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد صحابہ ہی اعلیٰ رتبہ والے ہیں۔ کوئی صحابی فاسق یا فاجر نہیں۔ تمام صحابہ متقی و پرہیزگار ہیں۔ (پ ۲۶، فتح، قرآن)

- وہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے حضرت امیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقیقی بھائی حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لاکھ روپیہ نذرانہ پیش کیا اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔
- وہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے سامنے ایک شاعر نے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی تعریف میں قصیدہ پڑھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیحد تعریف فرمائی۔ حضرت امیر معاویہؓ ہر ایک شعر پر جھوم اٹھتے اور فرماتے واقعی علی صاحب تعریف ہیں۔ قصیدے کے ختم پر شاعر کو حضرت معاویہؓ نے سات ہزار اشرفیاں انعام دیں۔ کسی نے پوچھا اے امیر معاویہؓ! جب آپ حضرت علی کے ایسے معتقد ہیں تو پھر جنگ کیسی؟ جواب دیا۔ "الملک عقیم" یعنی یہ مذہبی نہیں۔ ملکی معاملات کی جنگ ہے۔ (کتاب الناہیہ)
- وہ امیر معاویہ رضی اللہ علیہ جن کی ملاقات جب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے ہوئی تو عرض کیا اے امام! آج ایسا نذرانہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو آج تک کسی نے نہ دیا ہو۔ پھر آپ نے چار لاکھ روپیہ پیش کیا جو حضرت امام علیہ السلام نے قبول فرمایا (کتاب الناہیہ)

• وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو نہ خارجی تھے نہ رافضی۔ ملکی معاملات میں بچھڑے تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی اور امیر المؤمنین برحق ہوتے وہ اس بچھڑنے سے نہ فاسق ہوئے نہ فاجر بلکہ ازروئے قرآن واز حکم رحمٰن وہ مؤمن تھے۔ قرآن میں ہے "اور اگر مؤمنوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں پھر اگر ایک گروہ دوسرے سے بچھڑ جائے تو بچھڑ جانے والوں سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آویں۔ پھر اگر لوٹ آویں تو انکی صلح کرا دو۔ (الحجرات)

• وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جس کا نسب نامہ پانچویں پشت میں والد اور والدہ کی طرف سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ سے مل جاتا ہے۔ معاویہ بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف (والدہ) معاویہ ابن ہندہ بنت عتبہ ابن ربیعہ ابن عبد شمس بن عبد مناف۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مبارک۔ جناب محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ابن عبد اللہ بن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف۔ گویا امیر معاویہ تاجدارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل قرابت ہیں۔

• وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جن کی حقیقی بہن ام المؤمنین بی بی ام حبیبہ بنت ابی سفیان نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں یعنی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سالہ اور مؤمنوں کے ماموں ہیں (مثنوی شریف)

• وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو صلح حدیبیہ کے دن ۶ھ میں اسلام لائے جس طرح حضرت عباس رضی اللہ عنہ جنگ بدر کے دن ایمان لا چکے تھے۔ سیدنا امام باقر ابن سیدنا امام

زین العابدین ابن سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم سے امام احمد نے یہ روایت بیان فرمائی ہے۔

● وہ امیر معاویہؓ جن کو شہنشاہ کون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم نے اعزاز خسروانہ کے طور پر سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا عطا فرمایا تھا جس طرح سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو بحرین کے مال سے اتنا عطا فرمایا کہ وہ اٹھا بھی نہ سکے۔

● وہ امیر معاویہؓ جو خلافت صدیقی سے عہد عثمانؓ تک بیس سال شام میں گورنری کے عہدے پر فائز رہے۔ خلافت مرتضوی میں قصاص عثمان پر حضرت سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ سے بچھڑے اور امیر المومنین سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی تو امام رضی اللہ عنہ نے ان کو خلیفہ برحق و امیر المومنین بنا دیا۔ ان کی یہ خلافت حقہ اور امارت صادقہ بیس سال تک رہی اور وہ ۲۲ رجب ۶۰ھ میں مقام دمشق میں وصال فرما گئے۔ "رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ" (القرآن)

● وہ امیر معاویہؓ جن کو سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے بہ نسبت شیعہ کے بہت بہتر فرمایا ہے۔ "علامہ باقر مجلسی شیعہ لکھتے ہیں۔

"حضرت (سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ) نے فرمایا۔ قسم بخدا اس (شیعہ) جماعت سے میرے لئے (امیر) معاویہؓ بہتر ہے۔ یہ (شیعہ) لوگ دعویٰ کرتے کہ ہم شیعہ ہیں اور (انہوں نے) میرا ارادہ قتل (کا) کیا۔ میرا مال لوٹ لیا۔ قسم بخدا اگر (امیر) معاویہؓ سے عہد لوں اور اپنا خون حفظ کروں اور اپنے اہل وعیال وعزیز قریب ضائع ہو جائیں۔ قسم بخدا اگر میں (امیر) معاویہؓ سے جنگ کروں یہی (شیعہ) لوگ مجھے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر (امیر) معاویہؓ کو دیدیں۔ قسم بخدا اگر (امیر) معاویہؓ سے صلح کروں اور (اس کا) عزیز رہوں اس سے

بہتر ہے کہ اس کے ہاتھ میں آ جاؤں اور وہ مجھے بذلت و خواری قتل کرے۔ یا مجھ پر احسان کر کے چھوڑ دے اور تا روز قیامت بنی ہاشم میں یہ عار باقی رہے اور ہمیشہ فرزندان (امیر) معاویہ ؓ ہمارے فرزندوں اور ہمارے مردوں زندوں پر احسان کریں۔ راوی نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ نے شیعوں کو مثل ان گوسفندوں کے چھوڑ دیتے ہیں جن کا کوئی محافظ نہ ہو۔ حضرت نے فرمایا کیا کروں۔ (جلاء العیون اردو ترجمہ از مولوی سید عبد الحسین شیعہ ص ۳۵۵)

• ایک شیعہ سوار نے جناب سیدنا امام حسن ؓ کی خدمت میں کہا کہ اگر اے ذلیل کنندہ مؤمناں (شیعہ) السلام علیکم! آپ نے فرمایا کہ میں نے (امیر) معاویہ ؓ سے اس وجہ سے ایسا کیا ہے کہ جانتا تھا کہ وہ حاکم ہوگا اور میری سعی و کوشش مفید نہ ہوگی (جلاء العیون ص ۳۵۶)

سیدنا امام باقر فرماتے ہیں کہ امام حسن ؓ کا (امیر) معاویہ سے صلح کرنا اس امت کے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر تھا (جلاء العیون)

• وہ امیر معاویہ ؓ جن کے بارے میں شیعہ عالم دین علامہ باقر مجلسی یوں لکھتے ہیں کہ "اکثر (شیعہ) رؤسائے لشکر امام حسن ؓ نے معاویہ کو لکھا کہ ہم تمہارے مطیع و منقاد ہیں تو جلد متوجہ عراق ہو، جب نزدیک پہنچو گے ہم امام حسن کو پکڑ کے تم کو دیدیں گے۔ ناگاہ خبر آئی جب عبد اللہ بن عباس برابر لشکر معاویہ پہنچے۔ معاویہ نے ایک قاصد ان کے پاس بھیجا اور دو ہزار درہم کا وعدہ کیا کہ نصف اسی وقت دینا اور نصف جب کوفہ میں آئے دینا۔ پس اسی شب (ابن عباس) اپنے لشکر لے بھاگا اور معاویہ کے لشکر میں جا ملا ...... قیس نے خطبہ پڑھکر لوگوں (شیعوں) کو کہا کہ اگر اس خائن یعنی (ابن عباس) نے اپنے امام سے خیانت کی۔ لازم ہے کہ تم خیانت نہ کرو اور خدا اور رسول کے غضب سے اندیشہ کرو اور دشمنان خدا سے جنگ کرو۔ ان (شیعہ) لوگوں نے بظاہر قبول کیا مگر ہر شب (شیعہ) لوگ امام حسن کے

لشکر سے بھاگ کر معاویہ کے لشکر میں جا ملتے تھے۔ اس کے بعد دوسرا نامہ (امیر) معاویہؓ نے امام حسنؓ کے پاس بھیجا اور فہرست اسمائے (شیعہ) منافقین اصحاب آنحضرت جنہوں نے اسے لکھا اور اظہار اطاعت و انقیاد کیا تھا۔ اپنے نامہ میں ملفوف کر کے بھیج دی اور لکھا۔ تمہارے (شیعہ) اصحاب نے تمہارے باپ (علی) سے وفا نہ کی اور تم سے بھی وفا نہ کریں گے، فہرست ملاحظہ ہو۔ جب امام حسنؓ نے نامہ (امیر) معاویہ اور فہرست منافقین اصحاب (شیعہ) پڑھی اور (اپنے شیعہ) کی بے وفائی اور اپنے شیعہ لشکر کی سستی و نفاق پر مطلع ہوئے۔ پھر اتمام حجت کے لئے فرمایا۔ کہ میں جانتا ہوں کہ تم (شیعہ) لوگ مکار ہو لیکن میں حجت خدا تم پر تمام کرتا ہوں۔ لازم ہے کہ کل فلاں موضع میں جمع ہوں اور بیعت نہ توڑو۔ عقوبت الٰہی سے ڈرو۔ پس دس روز تک (امام نے) اس موضع میں توقف فرمایا اور چار ہزار سے زیادہ (شیعہ) لوگ حضرت کے پاس جمع نہ ہوئے۔ امام حسنؓ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا! مجھے اس (شیعہ) گروہ سے تعجب ہے جو نہ حیا رکھتے ہیں اور نہ ایمان، تم پر وائے ہو (جلاء العیون (شیعہ) اردو ص ۳۴۶) جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سیدنا امیر المومنین امام حسنؓ کے بہت بڑے خیر خواہ اور ان کی جان کے محافظ تھے۔ علامہ باقر کی اس عبارت کو بار بار پڑھیں اور مقام معاویہ ملاحظہ فرماویں۔

- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت معاویہ اور میں ایک دوسرے کیلئے آزمائش اور حجتہ ہیں۔

وقد ابتلانی اللہ بک وابتلاک بی فجعل احدنا حجۃ علی الآخر۔

(نہج البلاغۃ مترجم ص ۸۹،) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے (اے معاویہؓ) تمہارے ذریعہ اور تمہیں میرے ذریعہ سے آزمائش میں ڈالا ہے (دونوں میں سے) ایک کو دوسرے پر حجت قرار

قرار دیا ہے۔ (اردو ترجمہ نہج البلاغتہ)

ایک حکایت

ایک سید صاحب حضرت مجدد الف ثانی کے دشمن تھے۔ اتفاقاً انہوں نے مجدد صاحب کی "مکتوبات" میں جناب امیر معاویہ کی تعریف دیکھ لی اور بھڑک اٹھے۔ "مکتوبات شریف" کو اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ شب کو خواب دیکھا کہ مجدد صاحب تشریف لاتے اور کہا۔ "او بے ادب اتنی جرأت کہ میرے کلام پر بھی اعتراض۔ چل تجھے تیرے جد امجد سیدنا علی علیہ السلام کے پاس لے چلوں ابھی تیری گوشمالی ہو جائے۔ چنانچہ سید صاحب کو بارگاہِ سیدنا علی المرتضےٰ میں پیش کر دیا اور مجدد صاحب نے عرض کیا حضور! میں نے جو مکتوبات میں حضرت معاویہ کی تعریف لکھی ہے۔ سید صاحب نے اسی وجہ سے میری کتاب کو اٹھا کر پھینک دیا ہے۔" یہ سُن کر جناب علی علیہ السلام نے سید کو فرمایا! تُو نے ایسا کیوں کیا ہے ؟ جانتا نہیں کہ حضرت معاویہؓ صحابی رسول ہیں اور ان بزرگوں سے کسی عداوت و عناد رکھنا ہرگز زیبا نہیں مجدد صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ درست ہے۔ پھر حضرت علی علیہ السلام نے مجدد صاحب کو حکم دیا کہ ان کے سینہ پر ایک گھونسہ مارو اور اس کو چھوڑ دو۔"

سید صاحب صبح اٹھے تو سینہ میں درد تھا۔ فوراً توبہ کی اور حضرت مجدد الف ثانی کے پاس آتے۔ معذرت کی اور مُرید ہو گئے۔ سید صاحب مجدد صاحب سے رخصت ہو کر شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے پاس آئے اور خواب بیان کیا۔ انہوں نے کہا۔ یونہی

خواب آجایا کرتے ہیں۔ سیّد صاحب نے فرمایا۔ اولیاء اللہ کی کرامت سے ہرگز انکار نہ چاہیئے۔ آؤ قرآن سے پوچھ لیں فیصلہ ہوجائے گا۔ چنانچہ سیّد صاحب اور محدث صاحب نے وضو کیا اور قرآن کھول کر دیکھا تو یہ آیت نکلی۔

رجالٌ لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله!

اس تفاؤل کے فوراً بعد محدث صاحب نے توبہ کی اور مجدد صاحب سے معذرت خواہ ہوئے۔ (ہفت اولیا) (تذکرہ اولیائے ہند اردو ج ۳ ص ۹۶)

خادم مؤمنان

سراج احمد السعیدی القادری الہاشمی الحسینی۔